7231-کیا امام کا ایک ہونا شرط ہے، اور وہی خطیب بھی ہو؟

سوال

میں تقریبا سات برس سے امریکہ کی ریاست لاس ویگاس میں رہائش پذیر ہوں اور ہر جمعہ ایک نیا امام ہی پڑھاتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ :

جس محلہ میں چھ ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ افراد رہتے ہوں کیا وہاں ہر جمعہ امام بدل بدل کر آنا مناسب ہے یا کہ مسجد کی انتظامیہ پر واجب ہے کہ وہ مستقل طور پر ایک امام مقرر کریں، اور خاص کر جب مسجد مستقل امام مقرر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو؟

جب ایک امام مستقل ہو گا تو پھر آدمی کو کسی مسئلہ میں استفسار کے لیے کہیں دور نہیں جانا پڑے گا، آپ دین اسلام کی جو خدمت کر رہے ہیں اس پر اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

1-اگر مسجد والوں کے لیے کسی ایک امام کو رکھنا ممکن ہو، اور وہ ان ضخیم اور بڑی مساجد میں سے نہیں جس کے لیے ایک سے زیادہ امام رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، یا پھر کوئی شخص امامت کے لیے فارغ ہو اور آپ کے پاس مالی استطاعت بھی جو اس امام کی ضروریات پوری کر سکے تاکہ وہ امامت کے فرائض سرانجام دے سکے تو مسجد کے لیے ایک امام اور خطیب مقرر کرنے میں بہت سے فوائد ہیں :

ا مستقل خطیب لوگوں کی مشکلات اور مسائل کو زیادہ بہتر طریقے سے جان سکتا ہے، تو اس طرح وہ انہیں حل بھی کر سکے گا، اور پھر وہ محلے والوں کے لیے ایک قائد اور مرجع کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے، اور جب لوگوں کا علم ہو گا کہ اگلے جمعہ یہی خطیب آئے گا تو وہ اپنی مشکلات اس کے سامنے رکھ سکیں گے، کیونکہ یہ ان کے لیے تحریض کا باعث ہے۔

ب فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ :
لوگ خطیب سے وہ مفید اشیاء اور مسائل بھی سن سکیں گے جو سلسلہ وار خطبوں کی شکل میں ہوں، مثلا سورۃ الفاتحہ کی تفسیر، یا پھر قیامت کی نشانیاں، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات، اور جنگیں، یا پھر نماز کی ادائیگی کا طریقہ، کیونکہ موضوع کا یہ سلسلہ غالبا ایک خطیب بھی چلا سکتا ہے، کئی ایک خطیب نہیں۔

ت فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ : ہر
ہفتہ لوگ ایک نیا مضمون سن سکتے ہیں، کیونکہ ایک مستقل خطیب بار بار اسی موضوع پر خطبہ نہیں دیتا، تاکہ لوگ اس موضوع سے اکتاہٹ نہ محسوس کریں، بلکہ وہ ہر جمعہ کوئی نیا موضوع اختیار کرتا ہے، لیکن مختلف خطیبوں سے ایسا نہیں ہوتا ہوسکتا لوگوں کو کئی ایک مشابہ اور تکرار کے ساتھ مضامین سننا پڑیں، جوان کے وقت کے ضیاع کا سبب بنتا ہے، جس سے زیادہ استفادہ ممکن تھا.

ث اور خطیب ہی امام بھی ہو تو یہ
بہتر اور افضل ہے، کیونکہ اس کے پاس نمازیوں کے معاملات اور مشکلات اکٹھے ہوسکتے جنہیں اس کے لیے حل کرنا آسان ہوگا، اور ہوسکتا ہے دوران ہفتہ محلہ والوں کو کوئی حادثہ پیش آجائے جس کے متعلق اسے بات کرنا پڑے یا پھر خطبہ جمعہ ہی اس موضوع کے متعلق پڑھانا ہو.

ج ان فوائد میں یہ بھی ہے : نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے طریقہ کی موافقت ہوتی ہے، کیونکہ مستقل خطیب اور امام وہی تھے.

2- ایک چیز کی طرف تنبیہ ضروری ہے
جس کا اہتمام بھی بہت زیادہ کرنا چاہیے کہ امام کا عقیدہ کتاب وسنت کے مطابق ہونا چاہیے، یعنی اہل حدیث اور سلفی ہو جنہیں اہل سنت والجماعت کا لقب دیا جاتا ہے، وہی امام تمہیں دینی فائدہ دے سکتا ہے، اس کے علاوہ باقی بدعتی لوگ آپ کے لیے نقصان دہ ہیں، اور آپ کو گمراہ کردینگے.

3- صحیح العقیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ
وہ صاحب علم بھی ہو تاکہ آپ اس سے کچھ حاصل کرسکیں، اور نفع مند دروس کا حصول ہو.

4- اس میں کوئی مانع نہیں کہ آپ لوگ
صاحب علم لوگوں کی ایک کمیٹی بنائیں جو امام کو اختیار کرے، کیونکہ جب لوگوں کا میزان مہربانی اور عاطفت ہو تو پھر وہ نفع اور نقصان دہ چیز میں امتیاز نہیں کر سکتے.

5- یہ اور اس کے ساتھ یہ لازم نہیں
کہ ایک شخص امامت اور خطابت دونوں میں ماہر اور موافقت رکھتا ہو، بہت سے مشہور و

معروف قاری ہیں لیکن وہ شرعی احکام سے جاہل ہیں انہیں ان کا علم نہیں ہوتا، اور بہت سے خطیب ہیں، ان کی خطابت تو بہت اچھی ہے، لیکن انہیں سجدہ سہو کے احکام کا ہی اچھی طرح علم نہیں، اور بہت سے طالب علم ہیں جو خطابت اور لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر بول نہیں سکتے.

لہذا اگر ضرورت ہو کہ امام ایک شخص
ہو، اور خطابت کے لیے کوئی دوسرا شخص رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح اگر مسلمان کیمونٹی کے حالات اس کی اجازت نہ دیتے ہوں کہ تعلیم اور کام کاج کی بنا پر ایک شخص ہی امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام نہ دے سکے تو اس میں کوئی مانع اور حرج نہیں کہ کچھ لوگ مل کر امامت اور خطابت کے منصب کو سنبھالیں، اور ایک شیڈول بنا کر اس کے مطابق ذمہ داریاں تقسیم کر لیں، تاکہ مسجد کے امور میں جو خلل پیدا ہو اسے پورا کیا جا سکے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو
خیر و بھلائی کے کام کرنے کی توفیق سے نوازے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.